جمعہ کا وقت

[۱۴] وحدثني عن مالك عن عمرو بن يحيى المازني عن بن أبي

سليط:

أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّى الْجُمُعَةَ بِالْمَدِينَةِ وَصَلَّى الْعَصْرَ بِمَلَلٍ.

قال مالك: وَذَلِكَ لِلتَّهَجِيرِ وَتَسْرِعَةِ السَّيْرِ.

ابی سلیط سے روایت ہے کہ

”حضرت عثمان نے (ایک دفعہ) جمعہ مدینہ میں پڑھا، اور عصر جا کر ملل کے مقام پر پڑھی۔“

امام مالک کہتے ہیں:

”یہ اس وجہ سے ممکن ہوا کہ جمعہ ٹھیک دوپہر کے ہوتے ہی پڑھا گیا اور سفر تیز رفتاری سے کیا گیا۔“

شرح

مفہوم و مدعا

یہ روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کسی سفر کے موقع سے متعلق ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے

اس سفر کے موقع پر جمعہ مدینہ میں ادا کیا اور ملل کے مقام پر جا کر عصر ادا کی۔ ملل کا فاصلہ مدینہ سے سترہ میل سے لے کر بائیس میل تک بتایا گیا ہے۔ کم از کم سفر بھی پیش نظر رکھیں تو جمعہ اور عصر کو ان کے معمول کے وقت پر ادا کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے یقیناً جمعہ بھی جلدی ادا کیا گیا اور عصر بھی کچھ مزید موخر ہوئی ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ امام مالک نے کہا ہے کہ یہ صرف اس وجہ سے ممکن ہوا کہ انھوں نے جمعہ دوپہر کے ہوتے ہی ادا کر لیا اور سفر بھی تیز کیا جس کی وجہ سے وہ عصر کے وقت پر ہی ملل کے مقام پر پہنچے۔

درایت

احادیث باب پر نظر

یہ روایت اپنے ان الفاظ کے ساتھ کہ ”حضرت عثمان نے (ایک دفعہ) جمعہ مدینہ میں پڑھا، اور عصر جا کر ملل کے مقام پر پڑھی“ موطا کی اس سے پہلی روایت کے خلاف ہے۔ یہ روایت اگر امام مالک والی تاویل نہ کی جائے تو یہ بات کہتی ہے کہ جمعہ شاید زوال سے پہلے ادا کر لیا گیا تھا۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ بات اسی وقت درست تھی جبکہ امام مالک والی بات عمل میں آنے میں بالکل ممکن نہ ہوتی۔

اگر عملاً یہ ممکن ہے کہ اونٹوں پر یا گھوڑوں پر سوار ہو کر سترہ سے بائیس میل کا فاصلہ طے ہو سکتا ہے تو یہی بہتر ہے کہ یہ مانا جائے، اس لیے کہ یہی عمل متواتر کے مطابق ہے۔

ہم یہ روایتیں پڑھ چکے ہیں کہ عصر کے بعد ایک آدمی دو یا تین فرسخ کا فاصلہ طے کر لیتا تھا اور ابھی سورج سفید روشن ہوتا تھا۔ ایک فرسخ تین میل کے برابر ہے۔ تو سترہ میل کا فاصلہ چھ فرسخ سے کم ہے۔ تو جتنا وقت عصر اور آفتاب کے زرد ہونے کے درمیان ہے، اس سے صرف دگنا وقت ہی لگے گا کہ ایک سوار سترہ میل کا فاصلہ طے کر لے۔ بائیس میل کا فاصلہ سات فرسخ اور ایک میل بنتا ہے، جس میں صرف ایک فرسخ ہی کا اضافہ ہوا ہے۔ اس لیے یہ بعید نہیں ہے کہ جمعہ اور عصر کے درمیانی وقفہ میں اتنا فاصلہ طے کر لیا جائے۔

روایت

یہ روایت ایک اثر ہے، جس میں خلیفہ ثالث کے زمانے کا ایک واقعہ حکایت کیا گیا ہے۔ امام مالک اپنے تبصرہ

کے ساتھ اسے اس لیے لائے ہیں کہ اس سے شاید ان کے زمانے میں یہ استدلال کیا جا رہا ہوگا، یا وہ سمجھتے ہوں گے کہ اس سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ جمعہ زوال سے پہلے پڑھا جاتا تھا۔ چنانچہ انھوں نے ’تہجیر‘ کا لفظ بول کر بتا دیا کہ جمعہ الضحاء (چاشت) کے وقت نہیں، دوپہر کے وقت پڑھا گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ امام مالک اصل میں اسی مسلک کے قائل تھے کہ جمعہ اور ظہر کا وقت ایک ہی ہے۔

اس باب پر ایک نظر

جمعہ کا وقت وہی ہے، جو ظہر کا ہے۔ لیکن اس میں ظہر کی طرح گرمیوں میں زیادہ تاخیر نہیں کی جاتی تھی۔ بلکہ اسے ہر موسم میں جلدی ادا کیا جاتا تھا۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ جمعہ کا وقت زوال کے بعد ہی تھا۔ اس باب میں امام مالک رحمہ اللہ نے اسی بات کو ثابت کیا ہے۔ چنانچہ پہلی روایت وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کی لائے ہیں۔ جس سے صاف واضح ہے کہ وہ جمعہ زوال کے بعد ایک بوریہ تک سایے کے لمبا ہونے پر پڑھتے۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جس واقعہ کو غلط پیش کیا جاسکتا تھا، اس کی انھوں نے توجیہ کر دی ہے۔